سوال

کچھ معاشروں میں یہ عادت اور رسم ہے کہ لڑکی کا والد عقد نکاح کے وقت لڑکی کے مہر ساتھ مہر میں سے خود بھی لینے کی شرط لگاتا ہے ، توکیا والد کو یہ حق حاصل ہے ؟

جواب

الحمد للہ

ابن قدامہ مقدسی رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں :

مسئلہ :

اور جب شادی اس شرط پر ہو کہ ایک ہزار لڑکی کو اور ایک ہزار اس کے والدہ کو دے گا ، یہ جائز ہے ، اگر اس نے دخول سے قبل ہی طلاق دے دی ۔ ۔

مجمل طور پر اس معاملہ میں عورت کے والد کے لیے جائز ہے کہ وہ بیٹی کے مہر میں سے اپنے لیے بھی کچھ مخصوص کرنے کی شرط رکھے ۔

اسحاق رحمہ اللہ تعالی کا یہی کہنا ہے ۔ اور یہ بھی روایت کیا گیا ہے کہ مسروق رحمہ اللہ تعالی نے جب اپنی بیٹی کی شادی کی تو اپنے لیے دس ہزار کی شرط رکھی تھی ، اور ان دس ہزار کو مساکین اور حج میں تقسیم کر دیا اور پھر خاوند کو کہنے لگے اپنی بیوی کو تیار کرو ۔ علی بن حسین رحمہ اللہ تعالی سے بھی ایسی روایت ملتی ہے ۔

اور عطاء ، طاؤس ، عکرمہ ، عمر بن عبدالعزیز ، ثوری ، ابو عبید رحمھم اللہ کہتے ہیں کہ مکمل مہر عورت کا ہی ہوگا ، اس لیے مہر تو صرف عورت کے لیے وہی واجب ہے کیونکہ یہ اس کے اپنے آپ کو سپرد کرنے کے بدلہ میں ہے ۔

لیکن ہماری دلیل شعیب علیہ السلام کے قصہ میں اللہ تعالی کا فرمان ہے :

میں تیرے ساتھ ان دو بیٹیوں میں سے ایک کا نکاح اس شرط پر کرنا چاہتا ہوں کہ میری آٹھ برس تک خدمت کرو ، تو انہوں نے مہر ملازمت مقرر کی کہ بکریاں چرانی ہیں اور یہ شرط اپنے لیے لگائی ۔

اور پھر والد کے لیے جائز ہے کہ وہ اولاد کا مال لے لے ، اس کی دلیل نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے :

(تو اور تیرا مال تیرے والد کا ہے) ۔

اور ایک حدیث میں یہ فرمایا :

(بلاشبہ تمہاری اولاد تمہاری سب سے بہتر کمائی ہے لہذا تم ان کے مال سے کھاؤ) ابوداود ، سنن ترمذي ، امام ترمذی نے اسے حسن قرار دیا ہے ۔

تو اس طرح اگر والد مہر میں سے کچھ خود لینے کی شرط لگاتا ہے تو وہ بیٹی کے مال سے لینا ہوگا جو کہ اس کے لیے جائز ہے ، کیونکہ والد جو چاہے لے اور جو چاہے نہ لے ، جب والد بغیر کسی

شرط کے مالک بن سکتا ہے تواسی طرح شرط سے بھی لے سکتا ہے ۔

اس میں شرط یہ ہے کہ والد اپنی بیٹی کا مال ضائع کرنے اور چھیننے والا نہ ہو اگر ایسا کرنے والا ہو تو پھر شرط صحیح نہیں ہوگی ، اور مکمل مہر بیٹی کو ملے گا ۔

اور ایک جگہ پر کہتے ہیں :

فصل : اگر والد کے علاوہ اولیاء میں سے کوئی اور شرط لگائے مثلا دادا ، نانا ، بھائی ، چچا تو پھر شرط باطل ہوگی ، امام احمد نے یہی کہا ہے اور مکمل مہر بیٹی کو ہی ملے گا ۔ .

اسلام سوال وجواب

2491